سوال

ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوچکا ہے۔ ورثاء میں انکی بیوہ، 3بیٹے اور 2بیٹیاں ہیں۔ بڑے بھائی نے سب کی رضامندی سے وراثتی مکان کی چھت پر ایک منزل تعمیر کر لی ہے۔ اب تمام ورثاء باہمی رضامندی سے شرعی طریقے کے مطابق اسی جائیداد کی تقسیم چاہ رہے ہیں۔ مذکور ورثاء بیوہ بیٹے اور بیٹیوں میں 5 مرلہ مکان کی شرعی تقسیم کس طرح ہوگی اور اوپر والی اضافی منزل کی تعمیر کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق میت کے ورثاء بیوی، تین بیٹے اور دو بیٹیاں زندہ ہیں۔ میت کی کل جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی:

نمبر شمار	میت کا ورثاء	جائیداد کی تقسیم	گھر کے آٹھ حصے کر لیے جائیں	فیصد
1	بیوی	کل مال کا آٹھواں حصہ	1حصہ	%12.5
2	تین بیٹے	یہ سارے باقی مال کے وارث ہوں گے	باقی 7 حصوں کے مالک بیٹے اور بیٹیاں ہیں	%65.6 ہر بیٹے کو %21.86
3	دو بیٹیاں			%21.9 ہر بیٹی کو %10.95

بیوی کے آٹھویں حصے کی دلیل:

ارشاد باری تعالی ہے:

فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم (النساء: 12)

پھر اگر تمھاری کوئی اولاد ہو تو ان کے لیے اس میں سے آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا۔

بیٹے اور بیٹیوں کے حصے کی دلیل:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ (النساء: 11)

اللہ تعالی تمھیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے۔

1. بڑے بیٹے نے ورثاء کی رضامندی سے گھر میں ایک منزل تعمیر کی ہے، اس کو اخراجات کی ادائیگی کی جائے گی اور یہ ادائیگی تمام وارث اپنے اپنے حصے کے مطابق کریں گے۔ یعنی کل اخراجات کا 12.5% میت کی بیوی ادا کرے گی، ہر بیٹا 21.86% ادا کرے گا، دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک 10.95% ادا کرے گی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

1- فضیلۃ الشیخ انس مدنی صاحب حفظہ اللہ